وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ وعمومی کے اجلاس

منعقدہ 14 محرم الحرام 1439ھ مطابق 5 اکتوبر 2017ء

میں اکابرین وفاق کے خطابات

مولانا عبدالمجید
ناظم مرکزی دفتر وفاق

[صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا خطبہ صدارت گزشتہ شمارے میں الگ شائع ہو چکا ہے، ذیل میں نائب صدور حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر حضرات کے وفاق المدارس کی مجلس شوریٰ وعمومی کے اجلاس کے موقع پر خطابات سے اقتباسات قارئین کے استفادہ ورہنمائی کے لئے پیش خدمت ہیں، ان خطابات میں حضرات اکابرین نے اتحاد واتفاق پر زور دیا ہے اور وفاق المدارس اور اس کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے]۔

حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہم نائب صدر وفاق:

معزز علماء کرام، مجلس عمومی وشوریٰ کے ارکان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ دور دراز سے وفاق کی دعوت پر تشریف لائے۔ خصوصاً جامعہ اشرفیہ کا شکر گزار ہوں۔ وفاق المدارس ایک پلیٹ فارم ہے جس پر سب متفق ہیں، شیخ الاسلام حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر کا عظیم حصہ اس پر صرف کیا ہے۔ اس امانت کی ذمہ داری ہم پر ہے، وفاق ہم سب کا مشترکہ اثاثہ ہے۔ آپ کی تجاویز مبنی بر اخلاص ہیں، ہر شخص وفاق سے تعلق کی بناء پر آتا ہے۔ شکایات ان کا حق ہے اور ہمارا حق ہے کہ ہم ان کو مطمئن کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ وفاق کو قائم ودائم رکھے آمین۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم نائب صدر وفاق:

بزرگان محترم، حضرات علماء کرام اور برادران عزیز! اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ہم سب ایک چھت کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ وفاق ہمارے گزشتہ بزرگوں کی یادگار ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی فورم نہیں، جس پر ہم متفق ہوں۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر قسم کے تشکک اور تردد سے محفوظ رہیں۔ اختلاف رائے ضروری ہے، لیکن اخلاص کے ساتھ ہو۔

دارالعلوم دیوبند میں علم پڑھایا اور سکھایا جاتا تھا، اب ہمارے ہاں سکھانے کا فقدان سا ہو گیا ہے، اس پر توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم، ناظم اعلیٰ وفاق:

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے تمام عہدیداران، اراکین مجلس عاملہ، اراکین مجلس شوریٰ و عمومی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرات اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود حسب روایت ہماری دعوت پر اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں، میں وفاق کی طرف سے آپ سب کا تہ دل سے شکرگزار ہوں۔

انہوں نے فرمایا کہ میں عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ لاہور، اس کے مہتمم حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب زیدمجدہم اور اس جامعہ کے کارکنان کا بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے، وفاق کے ان اہم اجلاسوں کے لئے بہترین انتظامات کئے۔

حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہم نے فرمایا کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ''وفاق المدارس'' وہ عظیم نعمت ہے جو پاکستان کے مدارس کو اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمائی ہے۔ آپ دنیا کے کسی بھی ملک میں چلے جائیں، وہاں ان کا کوئی اجتماعی نظم نہیں ہے، جیسا کہ آپ کے ملک پاکستان میں ہے۔ وفاق المدارس، ان مدارس کا چوکیدار ہے۔

1959ء میں اکابرین وفاق نے اس کی بنیاد رکھی، یہ ادارہ ایسی چھت ہے، جہاں ہم اپنے اختلاف رائے کے باوجود اکٹھے ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں صورتِ حال آپ کے سامنے ہے، لیکن آپ کے تعاون کی برکت سے الحمدللہ ہم سب متفق ہیں۔ مل بیٹھ کر علوم اسلامیہ و علوم نبویہ کے حال اور مستقبل کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں۔ عالمی استعمار اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود آپ کے نصاب تعلیم کو متاثر نہیں کر سکا۔ آپ نے اپنے نصاب اور اپنی حریت فکر و عمل کو محفوظ رکھا ہوا ہے۔

انہوں نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرات پورے ملک سے تشریف لائے ہیں، یہ نمائندہ

اجتماع ہے۔اس اجتماع میں بڑے بڑے علماء اورشیوخ الحدیث شریک ہیں، یہ اجتماع اہل نسبت اور اہل تقویٰ لوگوں کا اجتماع ہے۔سامنے موجود ہمارے اکابرین کے روشن اور چمکدار چہرے ہمارے ماضی وحال کے درخشندہ ستارے ہیں،اس موقع پر ایک درخشاں ستارے استاذ المحدثین شیخ المشائخ حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی کمی شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔انہوں نے نہ صبح دیکھی ،نہ شام دیکھی ۔گلی گلی ،قریہ قریہ گئے۔مدارس کو وفاق میں شمولیت کی دعوت دی اور وفاق کو بام عروج تک پہنچایا۔ہماری 38 سالہ رفاقت رہی ہے،کوئی بھی طوفان آیا انہوں نے جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ہم ان کوخراج تحسین پیش کرتے ہیں،اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔

ناظم اعلیٰ نے فرمایا کہ اختلاف رائے بصیرت، فہم اور اخلاص کی دلیل ہے۔جہاں انسان کی فہم اور اختلاف رائے بھی ہوتو اسے سامنے لانا چاہئے البتہ وقار کوملحوظ رکھنا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا پانچ نکات پر مشتمل ہے۔جو کہ نہایت اہم ہیں۔پہلا نکتہ انتخاب صدر وفاق کا ہے۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ نے 40 سال وفاق کی خدمت کی ہے۔وہ اتنی جامع شخصیت تھے کہ شاید یہ خلا پر کیا جا سکے۔دنیا سے سب نے رخصت ہونا ہے، یہ دنیا کا نظام ہے۔قانون قدرت ہے کہ نئے آنے والے ان کی جگہ لیتے ہیں۔اگر کسی کودوام حاصل ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی کو حاصل ہوتا۔

چنانچہ ہم نے آج بقیہ مدت کے لئے نئے صدرِ وفاق کا انتخاب کرنا ہے۔وفاق ہمارے اکابرین کی امانت ہے۔ہم نے اس مشن، امانت اور وراثت کی حفاظت کرنی ہے۔وفاق کی 65 سالہ تاریخ میں تمام صدور کو اتفاق رائے سے منتخب کیا گیا۔لیکن کسی نے خود،اپنے آپ کو بطور امیدوار پیش نہیں فرمایا۔

انتخاب کا اختیار مجلس عمومی کوحاصل ہے،لیکن مجلس عاملہ کے ارکان بھی مجلس عمومی کے رکن ہوتے ہیں۔وہ اپنی تجویز کوسفارش کے درجے میں مجلس عمومی کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔تاہم فیصلہ آپ نے کرنا ہے،آپ نے پہلے بھی ہمیشہ اتفاق رائے سے فیصلہ کیا۔

ایک کثرت رائے ہے، ایک اتفاق رائے ہے اور ایک توارد ہے۔الحمدللہ وفاق میں جو بھی انتخاب ہوا ہے اتفاق اور توارد سے ہوا ہے۔اس روایت کو برقرار رکھنا چاہئے۔پوری مجلس عاملہ نے مجھے یہ تجویز بطور سفارش پیش کرنے کا مکلّف بنایا ہے کہ ’’شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ، مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کوصدر منتخب کیا جائے‘‘۔اس پر تمام شرکاء نے دونوں ہاتھ بلند کر کے حضرت کے حق میں ووٹ دیا اور اس طرح مجلس عمومی نے متفقہ طور پر بقیہ مدت کے لئے آپ کوصدرِ وفاق منتخب کیا۔

حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہم نے کہا کہ الحمدللہ آج کا انتخاب بھی توارد ہے۔اگر چہ آج کے دور میں خیر کم ہوتی

جار ہی ہے، لیکن آپ حضرات نے آج ہمارا حوصلہ بڑھا دیا۔ انہوں نے کہا کہ کل کے اجلاس میں جب ہم نے مشورہ کیا تو حضرت نے صدارت کی ذمہ داری لینے سے معذرت ظاہر کی تھی، لیکن پوری مجلس عاملہ نے حضرت سے درخواست کی آپ وفاق کی سرپرستی قبول فرمائیں۔

انہوں نے کہا کہ میں نے صدرِ وفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم کو حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دیکھا، آپ حضرتؒ کے خادم خاص تھے۔ اِنہوں نے وفاق کا ابتدائی دور دیکھا ہے اور ارتقائی دور بھی دیکھا ہے۔ بہرحال آپ حضرات نے وفاق کی روایت کو برقرار رکھا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ دینی مدارس کے خلاف جتنے بیانات، اقدامات ہوتے ہیں یہ سب عالمی ایجنڈا کا حصہ ہیں۔ مدارس، دینی اداروں اور دینی جماعتوں کو ہدف بنایا جاتا ہے۔ 1961ء میں جامعہ خیرالمدارس ملتان میں وفاق کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہو رہا تھا، جہاں بڑے بڑے اکابرین موجود تھے۔ حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ نے فرمایا آج اور آنے والے دور میں مقابلہ اسلام اور یہودیت کا نہیں، اسلام اور عیسائیت کا بھی نہیں۔ اب یہ عیسائیت اور یہودیت مذہب نہیں رہے بلکہ قوم بن چکے ہیں۔ اس کی جگہ مغربیت نے لے لی ہے۔ اب اسلام اور مغربیت کا مقابلہ ہے، یعنی تہذیبوں کا تقابل ہے۔ تو اس طرح آپ کا مقابلہ مغربیت کے ساتھ ہے۔ کوئی دوسرا مذہب اس کے مقابلے میں نہیں کھڑا، صرف اسلام کھڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام ہی ہدف بنایا جاتا ہے اور تمام اقدامات اسی ایجنڈا کا حصہ ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ دو روز قبل حلف نامہ میں جو تبدیلی کی گئی ہے، ایسے ہوئی ہے؟ یہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت قانون کو بے اثر اور کمزور کر دیا گیا۔ اس پر ردعمل ہوا، سابقہ شقیں بحال کر دی گئی ہیں۔

ہم اس ترمیم کی مذمت کرتے ہیں، سابقہ حالت میں قانون کی بحالی پر تحسین کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس معاملے کی تحقیق کی جائے اور وزیر قانون کو برطرف کیا جائے اور اس سازش میں جو لوگ ملوث ہیں، ان کا سراغ لگا کر ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور سپریم کورٹ اس کا از خود نوٹس لے۔ تمام اراکین نے اس قرارداد کی حمایت کی۔

حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہم نے فرمایا کہ سانحہ پشاور کے بعد جو حالات مدارس پر آئے، ہم نے اس کا مقابلہ کیا اور مسلسل حکومت کی کوششوں کو مسترد کرتے رہے۔ نیا قانون لایا گیا، اس کے خلاف ہم نے کوشش کی۔ مدارس کے حوالے سے کوئی ایسا آرڈی ننس نہیں جو پاس ہونے کے بعد ہماری کوشش اور محنت سے واپس نہ ہوا ہو۔

ہمیں کہا گیا کہ دنیا میں کسی ملک میں آزاد مدرسے نہیں ہیں؟ ہم نے کہا کہ 58 مسلمان ممالک میں سے کسی نے ایٹم بم نہیں بنایا، کہنے لگے آپ کیسی بات کرتے ہیں، پاکستان کی حفاظت کے لئے ایٹم بم ضروری

ہے۔ میں نے کہا جتنا سرحد کی حفاظت کے لئے ایٹم بم ضروری ہے، نظریاتی سرحدوں کے لئے آزاد مدرسہ بھی ضروری ہے۔ میں نے کہا ایک دور تھا، جب عصری تعلیمی اداروں کو حکومت نے کنٹرول میں لے لیا تھا، لیکن نہ چلا سکے۔ بنکوں کو کنٹرول میں لیا، نہ چلا سکے۔ بعد میں نجکاری کی گئی۔ جو مسجدیں اوقاف میں لی گئیں، ان کا کیا حال ہے؟ جو حکومت ان اداروں کو نہ چلا سکی، دینی مدارس کو آپ کیسے چلائیں گے؟ جہاں آپ نہ پڑھے، نہ آپ اس کے نصاب سے واقف ہیں۔

کتنی گرم ہوائیں ہیں جو ہم نے آپ تک آنے نہیں دیں۔ وفاق نے آپ کے نصاب کی حفاظت کی، آپ کی حریت کی حفاظت کی۔ نیشنل ایکشن پلان جب بنا، اس وقت جو لوگ مشورہ میں بلائے گئے تھے، ہم اس میں شامل نہیں تھے۔ اس میں ایک نکتہ مدارس کے بارے میں تھا، ہم نے اس نکتہ کے بارے میں آواز اٹھائی، وزیر اعظم سے ملاقات میں ہم نے بتایا کہ مدرسہ کا نظام ٹھیک چل رہا ہے، آپ اس کی کیا اصلاح کریں گے؟

افسوس کی بات یہ ہے کہ جو قانون بنایا جاتا ہے، ہم اس کی پابندی کرتے ہیں، یہ خود نہیں کرتے۔ بدقسمتی سے ہمارے ساتھ جو وعدے ہوتے ہیں، ان کے بارے میں وعدہ خلافی ہوتی ہے۔ عید سے ایک روز قبل میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے رابطہ کیا، بعض مدارس کو کھالوں کی اجازت نہیں مل رہی تھی، انہوں نے اس وقت وعدہ بھی کیا اور ہم سے فہرست منگوائی، ہم نے ان کو فہرست بھجوائی۔ اگر ہماری جدوجہد میں کوئی کمی ہو تو آپ بتائیں۔

دہشت گردی کے واقعات میں یونیورسٹیوں کے لوگ ملوث ہیں، صفورا گوٹھ کراچی اور کراچی کے حالیہ واقعہ میں کراچی یونیورسٹی کے لوگ ملوث پائے گئے۔ ہمارے ساتھ امتیازی سلوک ہو رہا ہے، ہم ظلم اور جبر کا شکار ہیں۔ ہم نے جدوجہد جاری رکھی ہوئی ہے۔

چیریٹی بل...... یہ ایک بل تھا، جس کے تحت زکوٰۃ لینے اور دینے والا حکومت کی اجازت کے بغیر نہ زکوٰۃ لے سکے گا، نہ دے سکے گا۔ ہم نے میٹنگ میں کہا یہ ہمارے دین میں مداخلت ہے۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی موجودگی میں اس حوالے سے ہمارے مذاکرات ہوئے ہیں۔ ہم نے اس بل کو مسترد کر دیا ہے۔ چند ایک واقعات آپ حضرات کے سامنے رکھے ہیں۔ آپ حضرات نے جو ذمہ داری ہمیں دی ہیں، ہم اس میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے۔

<u>مولانا مشرف علی تھانوی صاحب مدظلہم، خازن وفاق:</u>

میں تہہ دل سے تمام شرکاء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جس عزم کے ساتھ آپ نے نئے صدر کا انتخاب کیا ہے یہ آپ حضرات کے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے باعث برکت ہوگا۔ رجوع الی اللہ کی طرف متوجہ

ہو جائیں۔تمام اداروں کے ذمہ داران سے لے کر خدام و کارکنان تک ہر آدمی صاحب نسبت ہونا چاہئے۔ مدارس دینیہ کے اندر تمام حضرات اہتمام کریں کہ پہلا گھنٹہ رجوع الی اللہ کے لئے وقف کر دیں اور دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ نصرت عطاء فرمائے۔دعاؤں کا اہتمام فرمائیں،ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب مدظلہم:

ہم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے وفاق کی مجالس کے ان مبارک اجتماعات کے موقع پر جامعہ اشرفیہ لاہور کو، وفاق کی مجلس عاملہ،شوریٰ وعمومی کے معزز اراکین کی میزبانی کا شرف بخشا۔موجودہ دورہ میں اہل اسلام اور بالخصوص اہل مدارس کے باہمی اتفاق واتحاد کی اشد ضرورت ہے۔وفاق المدارس دیوبندیت کے اتحاد کی علامت ہے،ہمیں بہر حال اس کی حفاظت کرنی ہے۔دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتحادواتفاق سے رہنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم:

آپ حضرات اتنی بڑی تعداد میں تشریف لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت فرمائے۔حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور رفع درجات کے لئے دعا گو ہوں۔وفاق یتیم ہو گیا ہے۔نئے صدرِ وفاق سے اللہ تعالیٰ ان کی کمی پوری فرمائے آمین۔

وفاق کے علاوہ دیوبندیت انتشار کا شکار ہے،لیکن دین کی حفاظت اللہ تعالیٰ دیوبندیت سے کروا رہا ہے۔پورا عالم کفر دیوبندیت کے خلاف ہے اور کسی مسلک کے خلاف نہیں۔بلکہ باقی سب کو اپنا روادار سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ گزارا کرلیں گے۔

اس وقت بھی پوری دنیا کو دیوبندیت کھٹک رہی ہے۔پورے میڈیا کا ٹارگٹ دیوبندیت ہے۔وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا نیو ورلڈ آرڈ کیوں کامیاب نہیں ہورہا۔اعلاء کلمۃ الحق کا نام دیوبندیت ہے۔بدقسمتی سے ہم سب سیاست کی بھینٹ چڑھ گئے۔صرف ایک فورم وفاق باقی رہ گیا جس پر ہم متفق ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکٹھا کردے،تاہم اگر دوسرے پلیٹ فارم پر اکٹھا نہیں ہو سکتے،لیکن وفاق کے اتحاد کو برقرار رکھا جائے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سیاست سے دور رکھا جائے۔گلے،شکوے ہوتے ہیں۔میرا ایک سیاسی گروپ سے تعلق ہے،اس لئے میں نے اپنے بھائی حضرت مولانا انوار الحق صاحب کو وفاق کے لئے وقف کر رکھا ہے۔سیاست اس سے کوسوں دور رکھی جائے اور ایک دوسرے پر اعتماد کریں،متفق رہیں۔اسلام پر چھریاں چل رہی ہیں۔قادیانیت کا جو معاملہ ہے اور الیکشن فارم میں جو ترمیم ہوئی ہے،ہم اس فورم پر حکومتی کردار کی مذمت کرتے ہیں اور ترمیم کی واپسی کا مطالبہ کرتے

ہیں نیز جس ممبر نے یہ جرات کی ہے اس کا محاسبہ ہونا چاہئے (تمام شرکاء نے اس کی تائید کی)۔ یہ ایک ٹیسٹ کیس ہے، اس معاملے کو سیاسی طور پر نہیں لینا چاہئے بلکہ مذہبی تشخص کے طور پر لینا چاہئے۔

اسی طرح وفاق کو بھی سیاسی معاملات سے بالکل الگ تھلگ رکھنا چاہئے۔ ساری دنیا آپ کے خلاف ہے، آپ اپنی اہمیت کو محسوس نہیں کرتے۔ معمولی باتوں کو درگزر کیا کریں اور اتحاد و اتفاق کو قائم رکھیں۔ شکایات ہمیں بھی ہوتی ہیں، لیکن انہیں طول نہیں دینا چاہئے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عادل خان صاحب مدظلہم:

صدر وفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم و دیگر دوستو اور بزرگو! میرے لئے حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ کی یادوں کے ساتھ غم کا ماحول بھی ہے اور آج کے انتخاب سے خوشی کا ماحول بھی۔ آج جس طرح وفاق منظم و متفق نظر آ رہا ہے، اس سے امید پیدا ہوئی ہے۔ میری ایک بات یاد رکھیں! فیصلے ہوتے رہیں گے لیکن جو شخص علماء دیوبند سے منسلک ہے، اس کے بارے میں آپ کے ذہن میں غلط خیال نہیں ہونا چاہئے۔

وفاق ہمیں جوڑنے کا باعث ہے، ہمارا تعلق، ہماری منزل کا سبب ہے۔ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ متفق رہیں۔

حضرت مولانا فیض محمد صاحب مدظلہم:

واعتصمو بحبل الله جميعاً و لاتفرقوا۔ آج آپ حضرات جس کام کے لئے جمع ہوئے تھے، بخوبی مکمل ہو گیا۔ اتحاد و اتفاق میں کامیابی ہے اور ہمارا دستور بھی یہی رہا ہے۔ اللہ کرے کہ جیسے ہمارا اتفاق وفاق کی حد تک ہے، اسی طرح نظام اسلام کے نفاذ میں بھی متفق ہو جائیں۔

حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہم:

حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور نئے صدر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے، ہمیں جو مشکلات پیش آئیں، اختلاف سے آئیں اور جب اتفاق ہوا تو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت شامل حال ہو جاتی ہے۔ آج جو منظر دیکھا، ہمیشہ اتحاد و اتفاق کا یہی منظر ہونا چاہئے۔ اگرچہ جہاں ضرورت ہو اپنی رائے بھی پیش کرنی چاہئے۔ وفاق کا وجود نعمت ہے اور خیر کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

ایمان اور تقویٰ بہت ضروری ہے، رجوع الی اللہ میں ہم کمزور ہو چکے ہیں، اس کی بہت ضرورت ہے۔ پوری دنیا میں دیوبندیت ٹارگٹ ہے، لیکن اللہ کی مدد بھی شامل ہے۔ مدارس میں روحانیت کو فروغ دینا چاہئے۔ آپ سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بہت محبت کا اظہار فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اور زیادہ قبولیت عطاء

فرمائے آمین۔

حضرت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب مدظلہم:

وفاق المدارس ہماری اساس ہے، ہماری بنیاد ہے، وفاق کی ترقی میں ہمارے مدارس کا کلیدی کردار ہے۔دعاء ہے کہ یہ ادارہ اسی اتحادواتفاق سے چلتا رہے۔البتہ اس کے نظم میں مزید بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ اوردستور پربھی دوبارہ غور ہونا چاہئے۔

حضرت مولانا سعید یوسف صاحب مدظلہم:

سب سے پہلے محترم ومکرم ومحتشم فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کوصدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان منتخب ہونے پرکلمات تبریک پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے ادارے کومزید ترقی عطاء فرمائے۔آپ نے دیکھا ہوگا کہ اینٹیں جڑتی ہیں تومحل بن جاتا ہے، ذرے جڑتے ہیں تو پہاڑ بن جاتا ہے،قطرے ملتے ہیں تو دریا بن جاتا ہے، مدرسے ملتے ہیں تو وفاق بن جاتا ہے۔ہمیں اپنے اکابرین کی راہ پرچلتے ہوئے اتحادواتفاق کے ساتھ اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔

حضرت مولانا قاضی نثاراحمد صاحب مدظلہم:

آج کے اس مبارک، پروقاراوردینی جذبات سے لبریز اجتماع میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بلندی درجات کی دعاء کے ساتھ ان کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آج کا انتخاب جس طرح تواردسے ہوا ہے اور جس عظیم ہستی کا انتخاب ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کوقبول فرمائے اوران کا سایہ تادیر سلامت رکھے آمین!